التبليغ

يا اهل دار الندوة تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم ان لا نحكّم الا القرآن - ولا نقبل الا ما وافق قول الرحمان - وهذا هو الدين القيّم ايها المتقاعسون - وان القرآن كتاب خُتم به الهدى - وفيه كتب قيمة وخبر ما ياتي وما مضى فبايّ حديث بعده تؤمنون - اعلموا ان الخير كله في القرآن وشر الاحاديث ما خالفه فاحذروها ايها المتقون - وكلما خالف هدى القرآن وقصصه فاعلموا انه سقط ولا يقبله الا الفاسقون - واني انا المسيح وبالحق امشي واسيح ولله أنادي واصيح واذكّركم ايام الله فهل انتم تتذكرون - واني جئتكم ببينة من ربي وعُلّمت ما لم تعلموا وابصرت ما لا تبصرون - اتكذبونني ولا تجيئونني ولا تسئلون ان عيسى مات ولا يحيي باحياءكم فلا تكذّبوا القرآن ايها المجترؤن وان كان نازلا قبل يوم القيامة كما تزعمون فلم انكر لما استُل عن ضلالة النصارى واعتذر بعدم العلم كما انتم تدرسون ولم يقل اني اعلم ما احدثوا بعدي بما رُددت الى الدنيا ورأيت ما كانوا يعملون - وكان الحق ان يقول رب اني رجعت الى الدنيا باذنك ولبثت فيهم الى اربعين سنة فوجدتهم يعبدونني وامي وعليه يصرّون فكسرت صلبانهم واصلحت شانهم وقتلت كثيرا منهم فدخلوا في دين الله وهم يتضرعون - فاسئلوا عيسى كم لم يكذب يوم القيامة ويخفي شهادة كانت عنده كانه من الذين لا يعلمون * واني اقسم بالله اني منه فعظموا حلف الله ان كنتم تتقون - واني أعطيت كثيرا من الآيات وسدّ القرآن طريقا آخر من دوني فاين تفرّون - وقد جئت على راس المائة كما انتم تعلمون - وخُسف القمر والشمس في رمضان - ليكونا آيتين لي من ربي الرحمان - ثم انزل الطاعون لعل الناس يتفكرون - فما لكم لا تنظرون الى آي الله او تغاف عيونكم ما تنظرون - ايها الناس عندي شهادة من الله فهل انتم تؤمنون - ايها الناس عندي شهادات من الله فهل انتم تسلمون - وان تعدّوا شهادات ربي لا تحصوها فاتقوا الله ايها المستعجلون - افكلما جاءكم رسول بما لا تهوى انفسكم ففريقا كذبتم وفريقا تقتلون انا نُصرنا من ربنا ولا تُنصرون من الله ايها الخائنون - اقتلتموني بفتاوى القتل ودعاوي رفعتموها الى الحكام ثم لا تتندمون - كتب الله لاغلبن انا ورسلي ولن تعجزوا الله ايها المحاربون - والله اني صادق ولست من الذين يختلقون - اتنكرونني وقد تمت عليكم الحجة الا تردون الى الله او انتم بكسبكم خالدون - الا تتدبرون سورة النور والتحريم والفاتحة او تكرهون قراءتها او على انفسكم تحرّمون - وهذه رسالة مني اهديت لكم يا اهل الندوة لعلكم تفتحون عيونكم او تتم عليكم حجة الله ولا تعتذرون بعدها ولا تختصمون -

واني سمّيتها

تحفة الندوة

واني ارسل اليكم رسلي وانظر كيف يرجعون -

واني ادعو الله ان يجعلها مباركة لقوم لا يستكبرون - رب اشهد اني بلّغت ما امرت فاكتبني في الذين يبلّغون رسالاتك ولا يخافون آمين ثم آمين

مطبع ضياء الاسلام قاديان ميں باهتمام حاجي حكيم فضلدين صاحب طبع هوا

تعداد جلد ١٦٠٠

نظم میر ناصر نواب صاحب دہلوی

کشتیٔ نوح و دعوت الایمان — ہے عجب اک کتاب عالیشان
تازہ ہوتا ہے اسکو پڑھکر دین — اس سے بڑھتی ہے رونقِ ایمان
ہے یہ آبِ حیات سے بہتر — مُردہ روحون کو بخشتی ہے جان
اسکی تعریف سے ہون مین عاجز — وصف سے اسکے لال میری زبان
گمرہون کی ہے رہنما یہ کتاب — ہے ہدایت کا اسکے یہ سامان
بیکسون کی ہے تکیہ گاہ یہی — لاعلاجون کا اس مین ہے درمان
ہین مضامین اسکے لاثانی — ہے خدا کے رسول کا یہ نشان
اس سے کہلتے ہین دین کے عقدے — غور سے گر اسے پڑہے انسان
علم آتا ہے جہل جاتا ہے — دور ہوتے ہین اس سے وہم و گمان
باغ دنیا نہین یہ جنت ہے — جس مین پہرتے ہین حور اور غلمان
اس مین ہین شیر و شہد کی نہرین — جابجا اسمین قصر عالیشان
کشتیٔ بے نظیر ہے یہ مُفت — کوئی اجرت کا یان نہیں خواہان
جس نے ہمکو عطا یہ کشتی کی — ایسے ملاح پر ہین ہم قربان
یا الٰہی تو ہم کو دے توفیق — کیونکہ تو ہے رحیم اور رحمان
دور ہون ہمسے نفس کے جذبات — ہم سے بہاگے پرے پرے شیطان
تیرے حکمون پہ ہم چلین دن رات — دل سے ہم مان لین تیرے فرمان
ہم سے تو خوش ہو تجہہ سے ہم راضی — جسم سے جب ہمارے نکلے جان
تیرا بندہ ہے ناصرِ عاجز — چاہتا ہے یہ تجہہ سے تیری امان
تیری رحمت کا تجہہ سے خواہان ہے — فضل کا تیرے تجہہ سے ہے جویان
دور کر اس کے بوجہہ اے مولا — رستہ اپنا اسپہ کر آسان
اتقیا مین اسے بہی شامل کر — رحم کر رحم اسپہ ای سبحان
ڈہانک دے اسکی عیب اے ستار — کہ یہ رکہتا ہے تجہہ پہ نیک گمان
بطفیل محمد و احمد — درد کا اسکے جلد کر درمان ؎
دل سے اپنے ہے یہ غلام امام — کر مدد اس کی ظاہر و پنہان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہٗ و نصلی

بہر دمے مددے از خدا ہمی آید
کجاست اہلِ بصیرت کہ چشم بکشاید

آج ۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ایک اشتہار مجھے ملا جو حافظ محمد یوسف پنشنر کی طرف سے میرے نام شائع ہوا ہے جسمین وہ لکھتے ہین کہ مین ایک دفعہ زبانی اس بات کا اقرار کر چکا ہوں کہ جن لوگون نے نبی یا رسول یا اور کوئی مامور من اللہ ہونیکا دعوی کیا تو وہ لوگ ایسا افترا کے ساتھ جس سے لوگون کو گمراہ کرنا مقصود تھا تئیس ۲۳ برس تک (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایّام بعثت کا کامل زمانہ ہے) زندہ رہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور پھر حافظ صاحب اسی اشتہار مین لکھتے ہین کہ ان کے اس قول کی تائید مین انکے ایک دوست ابو اسحاق محمد دین نام نے قطع الوتین نام ایک رسالہ بھی لکھا تھا جسمین مدعیان کاذب کے نام مع مدّت دعوے تاریخی کتابون کے حوالہ سے درج ہین ما حصل اس تمام تقریر کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ حافظ صاحب کو قرآن شریف کی آیت لَوْ تَقَوَّلَ پر ایمان نہین ہے اور نہ لانا چاہتے ہین اور نہ آیت وَاِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ پر ان کا عقیدہ ہے اور نہ ایسا عقیدہ رکھنا چاہتے ہین بلکہ رسالہ قطع الوتین قرآن شریف کی ان آیتون کو ردّ کر چکا ہے اور انکے نزدیک گویا یہ تمام آیتین جیسا کہ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی۔ اور جیسا کہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ اور جیسا کہ آیت فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَھُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ یہ سب منسوخ شدہ ہین جواب اجب العمل نہین اور پھر ان آیتون مین سے وہ بھی آیت ہے جسمین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اگر یہ نبی بعض باتین میری طرف بناوٹ سے منسوب کر دیتا تو مین اسے پکڑتا اور اسکی رگ جان قطع کر دیتا۔ گویا یہ تمام آیات رسالہ قطع الوتین سے ردّ ہو گئین اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ گویا یہ تمام وعید خدا تعالی

سے جو اوپر کی تمام آیتوں میں مفتریوں کے متعلق ہیں یہ بالکل خلاف واقع باتیں ہیں اور یہ انبیا علیہم السلام اگر نعوذ باللہ افترا کرنیوالے ہوتے تب بھی بقول حافظ صاحب ہلاک نہ کئے جاتے تو گویا خدا کی گورنمنٹ میں مفتریوں کیلئے کوئی انتظام نہیں اور وہاں ہر ایک فریب چل جاتا ہے اور یہ امکان باقی رہتا ہے کہ اگر خدا پر کوئی نبی افترا بھی کرتا تو دنیا کی زندگی میں اسکے لئے کوئی عذاب نہ تھا گویا خدا کے قانون سے انسانی گورنمنٹ کے قانون بڑھکر ہیں کہ انمیں جھوٹی دستاویز بنانیوالے دست بدست پکڑے جاتے اور سزا پاتے ہیں اس جگہ یہ مسئلہ بھی حل ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی تکمیل تک جو تیئیس برس کی مدت تھی مہلت ملنا اور مخالفانہ کوششوں سے جو ہلاک کرنے کیلئے تھیں محفوظ رہنا اور زندگی پوری کرکے خدا کے حکم کے ساتھ جانا جیسا کہ میرے لئے بھی اسی برس کی زندگی کی پیشگوئی ہے جبتک میں سب کچھ پورا کرلوں یہ باتیں حافظ صاحب کی نظر میں معجزہ کے رنگ میں نہیں ہیں اور نہ ایسی پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے کوئی شخص صادق سمجھا جاتا ہے غرض کیا میں اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حافظ صاحب کے مذہب کی رو سے اس حفاظت اور عصمت الہی کو اپنی سچائی کی دلیل نہیں ٹھہرا سکتے بلکہ کاذب بھی اسمیں شریک ہو سکتا ہے مگر اس طرح پر تو قرآن شریف کا تمام بیان غلط ٹھہرتا ہے کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ہر ایک مفتری پکڑا جائیگا ذلیل ہوگا ہلاک ہوگا اور فلاح نہیں پائیگا اور انسانی عقل بھی یہی قبول کرتی ہے کہ کذاب جو خدا کے سلسلہ کو عمداً تباہ کرنا چاہتا ہے ہلاک ہونا چاہیئے یہی بیان جابجا خدا کی پہلی کتابوں میں بھی ہے مگر حافظ صاحب کا مقولہ ہے کہ بہتوں نے جھوٹی وحی اور جھوٹی نبوت کے دعوے کئے اور ان دعووں کا سلسلہ تیس تیس برس تک جاری رکھا اور اپنی نبوتوں پر اصرار کرتے رہے اور اپنا سلسلہ جھوٹی وحی پیش کرنیکا اخیر دم تک جو ایمان تک بھی کفر پر مرگئے اور خدا نے انکی عمر اور کام میں برکت دی اور کوئی عذاب نازل کیا اور نہ ثابت ہو سکا کہ کبھی انہوں نے توبہ کی اور کبھی انکی توبہ ملک میں شایع ہو کر لوگوں کو ان کے دوبارہ مسلمان ہونیکی خبر ہوئی۔ اور حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ ان باتوں کا ثبوت رسالہ قطع الوتین میں بخوبی لکھا گیا ہے اور حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ میں انعام کا پانسو روپیہ لینا نہیں چاہتا بلکہ عوض یہ چاہتا ہوں کہ ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسہ میں جو ابتداء ۹ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے بمقام امرتسر منعقد ہوگا جسمیں ہندوستان کے مشاہیر علماء شریک ہونگے مرزا صاحب یعنی یہ عاجز یہ اقرار لکھدیں کہ جو نظایر پیش

حاشیہ: حافظ صاحب کے فریب کے دعوے سے ... ان جھوٹوں کی جانوں پر ... اور ... حافظ صاحب ... [illegible]

کی گئی ہین (یعنے رسالہ قطع الوتین مین اگر منفرر کردہ حکم کے نزدیک یعنی ندوہ کے علماء کے نزدیک محک امتحان پر پوری اُتریں یعنی ندوہ نے قبول کرلیا ہو کہ جس عمر کو ابتداء وحی سے میں نے پایا اور جس تک فسیر اور پورے زور اور یقین سے خدا کی وحی پر میرا دعوی ہے اور میں نے جس طرح ہزارہا کلمات خدا تعالی کی وحی کے اپنی نسبت لکھے ہین اور دنیا مین مشتہر کئے ہین ایسا ہی اُن لوگون نے مشتہر کئے تہے اور خدا پر افترا کیا تہا پر وہ ہلاک نہین ہوئے بلکہ میرے جیسی انکی بہی جماعت ہوگئی تو ایسی صورتمین مجہے اس مجلس مین توبہ کرنی چاہئے ہین قبول کرتا ہون کہ ندوہ کے علماء اگر ان کو خدا نے بصیرت دی ہے اور تقویٰ اور انصاف بہی ہے اور پوری غور کرنیکے لئے وقت بہی ہے تو ضرور وہ میرے بیان اور حافظ صاحب کی قطع الوتین کو دیکہہ کر سچا فتوٰے دے سکتے ہین مگر مین ندوہ کے پاس اس امر سے مین آ نہین سکتا کیونکہ میرا ان لوگون پر حُسن ظن نہین ہے سچی بات یہ ہے کہ مین نہ تو ان لوگون کو متقی سمجہتا ہون [ہان بندہ اگر خدا کسی کو متقی کردے تو اسکا فضل ہے] اور نہ عارف حقایق قرآن خیال کرتا ہون کیونکہ یہ امر لا یمسہ الا المطہرون پر موقوف ہے پہر مین انکا حکم بنا کس وجہ سے منظور کرون ہان اگر چند منتخب مولوی اُنمین سے بطور طالب حق قادیان مین آجاوین تو مین زبانی انکو تبلیغ کرسکتا ہون ورنہ خدا کا کام چل رہا ہے کوئی مخالف اسکو روک نہین سکتا مخالف سے فتوی لینا کیا معنے رکہتا ہے ہان البتہ ہم حافظ صاحب کے اس اشتہار سے ندوہ کے لئے ایک موقع تبلیغ کا نکالتے ہین حافظ صاحب یاد رہے کہ جو کچہہ رسالہ قطع الوتین میں جہوٹے مدعیان نبوّت کی نسبت بسیر پا حکایتین لکہی گئی ہین وہ حکایتین اُسوقت تک ایکذرّہ قابل اعتبار نہین جبتک یہ ثابت نہو کہ مفتری لوگون نے اپنے اس دعوی پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہوسکتا ہے جبتک اُسی زمانہ کی کسی تحریر کے ذریعہ سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اُسی افترا اور جہوٹے دعوی نبوت پر مرے اور انکا کسی اُسوقت کے مولوی نے جنازہ نہ پڑہا اور نہ وہ قبرستان مسلمانون مین دفن کئے گئے اور ایسا ہی یہ حکایتین ہرگز ثابت نہین ہوسکتین جبتک یہ ثابت نہو کہ انکی تمام عمر کے مفتریات جنکو انہون نے بطور افترا خدا کا کلام قرار دیا تہا وہ اب کہان ہین اور ایسی کتاب انکی وحی کی کس کس کے پاس ہے تا اُس کتاب کو دیکہا جاوے کہ کیا کبہی انہون نے کسی قطعی یقینی وحی کا دعوی کیا اور اس بناء پر اپنے تئیں ظلی طور پر یا اصلی طور پر نبی اللہ ٹہرایا ہے اور اپنی وحی کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کی وحی کے مقابل پر بجانب اللہ ہونے مین برابر سمجہا ہے تا تَقَوَّلَ کے معنی اُسپر صادق آوین ۔ حافظ صاحب کو معلوم نہین کہ تَقَوَّلَ کا حکم قطع اور یقین کے

متعلق ہے پس جیسا کہ مینے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو مین سناتا ہون یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور مین خدا کا ظلّی اور بروزی طور پر نبی ہون اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور مین میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے اور ہر ایک جسکو میری تبلیغ پہنچ گئی ہی گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حکم نہین ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہی کیونکہ جس امر کو اس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا اسکو رد کر دیا مین صرف یہ نہین کہتا کہ مین اگر جھوٹا ہوتا تو ہلاک کیا جاتا بلکہ مین یہ بھی کہتا ہون کہ موسی اور عیسی اور داؤد اور آنحضرت صلعم کیطرح مین سچا ہون اور میری تصدیق کیلئے خدا نے دس ہزار سے بھی زیادہ نشان دکھلائے ہین۔ قرآن نے میری گواہی دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گواہی دی ہے پہلے نبیون نے میرے آنیکا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور قرآن بھی میرے آنیکا زمانہ متعین کرتا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی اور زمین نے بھی اور کوئی نبی نہین جو میرے لئے گواہی نہین دے چکا اور یہ جو مینے کہا کہ میرے دس ہزار نشان ہین یہ بطور کفایت لکھا گیا ورنہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ اگر ایک سفید کتاب ہزار جز کی بھی کتاب ہو اور اسمین مین اپنے دلائل صدق لکھنا چاہون تو بیقین کہتا ہون کہ وہ کتاب ختم ہو جائیگی اور وہ دلائل ختم نہین ہونگے اللہ تعالی اپنی پاک کلام مین فرماتا ہے اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ یعنی اگر یہ جھوٹا ہوگا تو تمہارے دیکھتے دیکھتے تباہ ہو جائیگا اور اسکا جھوٹ ہی اسکو ہلاک کر دیگا لیکن اگر سچا ہی تو پھر بعض تم مین سے اسکی پیشگوئیون کا نشانہ بنینگے اور اسکے دیکھتے دیکھتے اس دار الفنا سے کوچ کرینگے۔ اب اس معیار کے رو سے جو خدا کے کلام مین ہے مجھے آزماؤ اور میری دعوی کو پرکھو کیا یہ سچ نہین ہے کہ ان مولوی صاحبون نے میرے تباہ کرنیکے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا کفر نامہ تیار کرتے کرتے ان کے پیر گھس گئے گالیون کے اشتہار شایع کرتے کرتے شیعون کو بھی پیچھے ڈالدیا میرے پر خون کے مقدمات بنائے گئے اور کئی دفعہ فوجداری الزامون کے نیچے رکھ کر مجھے عدالت تک پہنچایا گیا۔ میری طرف آنیوالون پر وہ سختی کی گئی کہ بجز صحابہ کی اس زندگی کے جب مکہ مین تھے دنیا مین اس توہین اور تحقیر اور ایذا کی نظیر نہین پائی جاتی بعض میرے متعلقین غیر ممالک کے انہین ممالک مین قتل کئے گئے۔ غرض اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ میری معدوم

کرنیکے لئے اور لوگون کو میری طرف آنیسے منع کرنیکے لئے ناخنون تک زور لگایا گیا اور کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا بہت سی بیحیائی کے کام ہی انہین مولویون مین سی بعض سی ظہور مین آئے میرے پر جھوٹی مخبریان بھی کیگئیں اور خواہ نخواہ گورنمنٹ کو خلاف واقعہ باتون کیساتھ اکسایا گیا مگر کچھہ خبر ہے کہ اسکا نتیجہ آخر کار کیا ہوا؟ یہ ہوا کہ مین ترقی کرتا گیا جب یہ لوگ میری تکفیر اور تکذیب کے لئے کھڑے ہوئے اور خودبخود پیشگوئیان کیں کہ جلد تر ہم اس شخص کو نابود کر دینگے اس وقت میرے ساتھہ کوئی بڑی جماعت نہ تھی بلکہ صرف چند آدمی تھے جن کو انگلیون پر گن سکتے تھے بلکہ براہین احمدیہ کے زمانہ مین جب براہین احمدیہ چھپ رہی تھی مین صرف اکیلا تھا کون ثابت کرسکتا ہے کہ اسوقت میری ساتھہ کوئی ایک بھی تھا یہ وہ زمانہ تھا کہ جبکہ خدا تعالی نے پچاس سے زیادہ پیشگوئیون مین مجھے خبر دی تھی کہ اگرچہ تو اسوقت اکیلا ہے مگر وہ وقت آتا ہے جو تیرے ساتھہ ایک دنیا ہوگی اور پھر وہ وقت آتا ہے جو تیرا اس قدر عروج ہوگا کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے کیونکہ تو برکت دیا جائیگا خدا پاک ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی وہ تیرے سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پھیلائیگا اور انہین برکت دیگا اور بڑھائیگا اور انکی عزت زمین پر قایم کریگا جبتک کہ وہ اسکی عہد پر قائم رہینگے۔ اب دیکھو براہین احمدیہ کی ان پیشگوئیون کا جسکا ترجمہ لکھا گیا وہ زمانہ تھا جبکہ میری ساتھہ دنیا مین ایک بھی نہین تھا جبکہ خدا نے مجھے یہ دعا سکھلائی کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِی فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْن یعنے اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہی۔ یہ دعا الہامی براہین مین درج ہے غرض اس وقت کیلئے تو براہین احمدیہ خود گواہی دے رہی ہے کہ مین اسوقت ایک گمنام آدمی تہا مگر آج باوجود مخالفانہ کوششون کے ایک لاکھہ سی بھی زیادہ میری جماعت مختلف مقامات مین موجود ہی پس کیا یہ معجزہ ہی یا نہین کہ میری مخالفت اور میرے گرانے مین ہر قسم کے فریب خرچ کئے منصوبے کئے مگر سب مولوی اور انکے رفیق چھوٹے بڑے سب کے سب نامراد رہی اگر یہ معجزہ نہین تو پھر معجزہ کی تعریف ندوہ کے جبہ پوش خود ہی کرین کہ کس چیز کا نام ہے۔ اگر مین صاحب معجزہ نہین تو جھوٹا ہون۔ اگر قرآن سی ابن مریم کی وفات ثابت نہین تو مین جھوٹا ہوں۔ اگر حدیث معراج نے ابن مریم کو مردہ روحون میں نہین بٹھا دیا تو مین جھوٹا ہون اگر قرآن نے سورہ نور مین نہین کہا کہ اس امت کے خلیفے اسی امت مین سی ہونگے تو مین جھوٹا ہون اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہین رکھا تو مین جھوٹا ہون اے فانی انسانون ہشیار ہو جاؤ اور سوچو کہ بجز اسکی معجزہ کیا ہوتا ہی کہ اسقدر مخالفون کی جنگ وجدل کے بعد آخر براہین احمدیہ کی وہ

پیشگوئیان سچی نکلین جو آج سے بائیس برس پہلے کی گئی تہین تم ثابت نہین کر سکتے کہ اُس زمانہ مین ایک فرد انسان بہی
میرے ساتہہ تہا مگر اسوقت اگر میری جماعت کے لوگ ایک جگہ آباد کئے جاوین تو مین یقین کہتا ہون کہ وہ شہر امرتسر سے بہی
کچہہ زیادہ ہوگا حالانکہ براہین کے زمانہ مین جب یہ پیشگوئی کی گئی مین صرف اکیلا تہا پہر اگر مولویون کے مزاحمت درمیان
نہ ہوتی تو براہین احمدیہ کی پیشگوئی پر دوہرا رنگ نہ چڑہتا لیکن اب تو مولویون اور انکے تابعدارون کی
مخالفانہ کوششون نے اس اعجاز پر دوہرا رنگ چڑہا دیا اور سچائی اسکے کہ حسب مضمون اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ
مجہے صرف صادق ہونیکی وجہ سے اس آیت کی مقرر کردہ علامت سے بریت ملجاتی اب تو اسکے علاوہ براہین احمدیہ
کی عظیم الشان پیشگوئیان جو اس زمانہ سے بیس بائیس برس پہلے دنیا مین شایع ہو چکی ہین وہ پوری ہو گئین
اب دوسرا جزو اس آیت کا دیکہو- وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ یہ معیار بہی کیسا
اعجازی رنگ مین پورا ہوا خدا نے مجہے مخاطب کرکے فرمایا کہ انی مھین من اراد اھانتک ہر ایک شخص
جو تیری اہانت کریگا وہ نہین مریگا جبتک اپنی اہانت نہ دیکہہ لے- اب مولویون سے پوچہو کہ انہون نے میرے
مقابل پر خدا کے حکم سے کوئی ذلت بہی دیکہی ہے یا نہین- اب کون میری توہین کرنیوالا بول سکتا ہے کہ قرآن
کی یہ پیشگوئی جو یصبکم بعض الذی یعدکم ہے میری تائید کیلئے ظہور مین نہین آئی بلکہ قرآن شریف نے بعض کے
لفظ سے جتلا دیا کہ وعید کی پیشگوئی کیلئے بعض کا نمونہ کافی ہے اور اس جگہ نمونے تہوڑے نہین- کیا مخالفون
کی اس مین کچہہ تہوڑی ذلت ہے کہ غلام دستگیر اپنی کتاب فتح رحمانی مین یعنی صفحہ ٢٧ مین میری پر عام
لفظون مین بددعا کرکے یعنے فریقین مین سے کاذب پر بددعا کرکے خود ہی چند روز کے بعد مر گیا+- محمد حسن بہین نے
اپنی تحریر مین لعنت اللہ علی الکاذبین کا لفظ میرے مقابل پر بولا وہ کتاب پوری نہ کرنے پایا کہ سخت عذاب سے
مر گیا- پیر مہر علی شاہ نے اپنی کتاب مین میرے مقابل پر لعنت اللہ علی الکاذبین کہا وہ معاً جرم سرقہ مین اس
طرح گرفتار ہوا کہ ✿ اس نے ساری کتاب محمد حسن مردہ کی چرا لی اور کہا کہ مینے بنائی ہے اور جہوٹہ بولا اور
اس کا نام سیف چشتیائی رکہا اور پہر تیسری مصیبت یہ کہ محمد حسن مردہ نے جس قدر میری کتاب اعجاز المسیح
پر جرح خیال کیا تہا وہ جرح بہی سارا غلط ثابت ہوا اس نے ابہی نظر ثانی نہین کی تہی کہ وہ مر گیا اس نادان نے
جو عربی سے بے بہرہ ہے اُس تمام جرح کو سچ سمجہہ لیا- اب بتلاؤ کہ یہہ بہی ایک قسم کی موت ہے یا نہین کہ کتاب کا مسودہ
چرایا اور وہ چوری پکڑی گئی اور پہر گدی نشین ہوکر صریح جہوٹہ بولا کہ کتاب مینے بنائی ہے اور پہر جو کچہہ چرایا وہ ابہی غلطیان تہین کہ

+ دیکہو کہ کیا یہ معجزہ نہین کہ جس مولوی نے مکہ کے بعض نادان ملاؤن سے میرے پر فتوی کفر کا لکہوایا تہا وہ مباہلہ کرکے خود ہی مر گیا- منہ

✿ مہر علی نے محمد حسن مردہ کی نکتہ چینی پر بہروسہ کرکے یہ جاہلانہ الزام میرے پر لگایا کہ عرب کی بعض مشہور مثالین یا فقرے جو مقامات حریری وغیرہ سے بہی نقل کئی ہین وہ بطور اقتباس میری کتاب مین بہی پائی جاتے ہین جو دو تین سطر سے زیادہ نہین گویا اس نادان کی نظر مین یہ چوری ہوئی سو اسکو ضرور تہا کہ وہ پیشگوئی اپنا چہرہ دکہلاتی کہ انی مھین من اراد اھانتک لہذا وہ ایک ساری کی ساری کتاب کا چور ثابت ہوا اور جہوٹ بولا اور غلط نکتہ چینی کی پیروی کی اور متنبہ نہ ہو سکا کہ یہ غلط ہے اس طرح وہ تین سنگین جرمون مین پکڑا گیا کیا یہ معجزہ نہین- منہ

اور ہزارہا اہل فضل وکمال میرے ساتہہ ہو گئے

گویا نجات ہی کیا اس عذاب سے عذاب جہنم زیادہ ہے ۔ ❀

پھر حافظ صاحب کی خدمت میں خلاصہ کلام یہ ہے کہ میری توبہ کے لئے صرف اتنا کافی نہ ہوگا کہ بفرض محال کوئی کتاب الہامی مدعی نبوة کی نکل آوے جسکو وہ قرآن شریف کی طرح (جیسا کہ میرا دعوی ہے) خدا کی ایسی وحی کہتا ہو جسکی صفت میں لاریب فیہ ہے جیسا کہ میں کہتا ہوں اور پھر یہ بھی ثابت ہو جاوے کہ وہ بغیر توبہ کے مرا اور مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں اسکو دفن کیا اور کسی عذاب سے ہلاک نہ ہوا تو صرف اسی قدر سے کوئی کاذب مدعی نبوت میرے برابر نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ میری تائید میں معجزات بھی ہیں اور یا اینہمہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر حافظ صاحب کوشش کرتے کرتے دنیا سے رخصت بھی ہو جائیں یا کسی اور ابو اسحاق محمد دین سے ایک اور نہر ا رسالہ قطع الوتین کا تصنیف بھی کرالیں اور گو ایسا شخص اپنے لئے خودکشی پسند کر کے قطع الوتین بھی کرے مگر یہ بھی حافظ صاحب کے نصیب ہوگا کہ جس طرح میں قریباً تیئس ۲۳ برس سے اپنی وحی برابر آج کے دن تک شایع کر رہا ہوں اسیطرح اسکی مسلسل تیئس برس کی وحی کا مجموعہ پیش کر سکیں جسپر اسنے میری طرح قسم کھا کر بیان کیا ہو کہ یہ وحی یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام ہے اگر میں نے جھوٹ بولا ہو تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو جیسا کہ میں اپنی کتابوں میں یہی الفاظ اپنی نسبت لکھ چکا ہوں ۔ یہ تو ایک ادنے درجہ کی بات ہے کہ جھوٹوں کیساتھ میرا موازنہ کیا جائے مگر میں تو اس سے بڑھکر اپنا ثبوت رکھتا ہوں کہ ہزارہا معجزات اب تک ظاہر ہو چکے ہیں جنکے ہزارہا گواہ ہیں اور قرآن شریف میرا مصدق ہے کیا یہ میرا حق نہیں ہے کہ مقابلہ کیوقت ان ثبوتوں کو کسی کاذب پیش کردہ کی نسبت آپ سے طلب کروں پہلا ابتلا تین کہ میرے بغیر کس کیلئے بموجب حدیث دارقطنی کے **کسوف خسوف** ہوا کس کے لئے بموجب احادیث صحیحہ کے **طاعون** پڑی کس کیلئے ستارہ **ذوالسنین** نکلا ۔ کس کے لئے **لیکھرام** وغیرہ کے نشان ظاہر ہوئے ۔ لیکن **ندوة العلما** اگر اپنے تئیں اسم بامسمی کرنا چاہے تو اب اسکی اپنی ذاتی ہدایت کیلئے خواہ حافظ صاحب اس سے کچھ حصہ لیں یا نہ لیں اسقدر بھی کافی ہو سکتا ہے کہ حافظ صاحب سے تو ایسے **مدعیان نبوت** کا حلفاً ثبوت مانگے جنکی وحی کاذب کا قرآن شریف کیطرح تیئس ۲۳ برس تک برابر سلسلہ جاری رہا اور ان سے ثبوت مانگے کہ کہاں انہوں نے قسم کے ساتھ بیان کیا کہ ہم درحقیقت نبی ہیں اور ہماری وحی قرآن کی طرح قطعی یقینی ہے اور یہ بھی ثبوت مانگے کہ کیا وہ لوگ اس زمانہ کے مولویوں کے فتوے سے کافر ٹھہرائے گئے تھے یا نہیں اور اگر نہیں ٹھہرائے گئے تو اسکی کیا وجہ ۔ کیا ایسے مولوی فاسق فاجر تھے یا نہیں جنہوں نے دین میں ایسی لاپروائی ظاہر کی اور یہ بھی ثبوت مانگے کہ ایسے لوگ کن قبروں میں دفن کئے گئے کیا مسلمانوں کی قبروں میں یا علیحدہ اور اسلامی سلطنت میں قتل ہوئے یا امن سے عمر گذاری

+ [illegible] ❀

حافظ صاحب سے تو یہ ثبوت طلب کیا جائے اور پہر میرے معجزات اور دیگر دلائل نصوص قرآنیہ اور
حدیثیہ کے طلب ثبوت کے لئے بعض منتخب علماء ندوہ کے قادیان مین آوین اور مجہہ
سے معجزات اور دلائل یعنی نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کا ثبوت لین پہر اگر سنت انبیاء علیہم السلام کے مطابق
مینے پورا ثبوت نہ دیا تو مین راضی ہون کہ میری کتابین جلائی جائین لیکن اس قدر محنت اُٹھانا پڑے
یا خدا کا کام ہے ندوہ کو کیا ضرورت جو اس قدر سردرد اٹھاوے اور کونسا فکر آخرت ہے تا خدا سے
ڈرے مگر ندوہ کے علماء ایک ایک کرکے یاد رکہین کہ وہ ہمیشہ اس دنیا مین نہین رہ سکتے موتین لگ رہی ہین اور جس لہو لعب مین وہ مشغول ہو رہے ہین جسکا نام وہ دین رکہتے ہین خدا آسمان پر دیکہہ رہا
ہے اور جانتا ہے کہ وہ دین نہین ہے وہ ایک چھلکے پر راضی ہین اور مغز سے بیخبر ہین یہ اسلام کی خیر خواہی
نہین بلکہ بدخواہی ہے کاش اگر انکی آنکہین ہوتین تو وہ سمجہتے کہ دنیا مین بڑا گناہ کیا گیا کہ خدا کے مسیح
کو رد کر دیا گیا اس بات کا ہر ایک کو مرنیکے بعد پتہ لگیگا اور حافظ صاحب مجہے ڈراتے ہین کہ تم اگر امرتسر مین نہ آئے
تو اپنے دعوی مین تمام دنیا مین کاذب سمجہے جاؤگے ای حافظ صاحب! دنیا کس کی ہے خدا کی یا آپ کی آپ لوگ تو
اب بہی مجہے کاذب ہی سمجہہ رہے ہین اسکے بعد اور کیا سمجہینگے آپ کی دنیا کی ہین کیا پڑا ہر ایک نفس میرے خدا کے قدمون کے
نیچے ہے ای بدا ندیش حافظ تجہے کیا خبر کہ کس قدر خدا کی تائید میری ترقی کر رہی ہے حاسد اگر مر بہی جائے تو یہ ترقی رک
نہین سکتی کیونکہ خدا کے ہاتہہ سے اور خدا کے وعدہ کے موافق ہے نہ انسان کے ہاتہہ سے خدا نے میری جماعت سے پنجاب اور
ہندوستان کے شہرون کو بہر دیا چند سال مین ایک لاکہہ سے بہی زیادہ اشخاص نے میری بیعت کی کیا ابہی آپ نہین سمجہتے کہ
آسمان پر کس کی تائید ہو رہی ہے میری خیال مین تو دس ہزار کے قریب تو طاعون کے ذریعہ سے ہی میری جماعت
مین داخل ہوگئے اور مین یقین رکہتا ہون کہ تہوڑے دنون مین میری جماعت سے زمین بہر جائیگی - اے حافظ صاحب! کیا آپ وہی حافظ
صاحب نہین جنہون نے مجہکو بلا واسطہ دیگرے کہا تہا کہ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کہتے تہے کہ قادیان پر ایک نور نازل ہوا جس سے
میری اولاد محروم رہ گئی افسوس آپ نے قبر مین عبداللہ صاحب کو دکہہ دیا کیا انکے قول کے مخالف یہ طریق خلاف آپ کو
لازم تہا - پہر کیا میان محمد یعقوب آپ کے حقیقی بہائی نہین ہین انسے بہی تو ذرا پوچہہ لیا ہوتا وہ تو قریبا دس برس سے
دوہائی دے رہے ہین کہ انکو بہی مولوی عبداللہ صاحب غزنوی نے قادیان کا ہی حوالہ دیا تہا کہ نور قادیان مین
اور وہ غلام احمد ہے اور انہون نے خبر دی ہے کہ وہ اب تک اس گواہی پر قائم ہین اور انکا خط موجود - پہر آپ حافظ کہلا کر حقیقی حافظ

ہی نازل ہوگا

ہ پر توکل نہین کہتے قوم کے ڈر سے جہوٹ بولتے ہین - مین سوچ مین ہون کہ عبداللہ صاحب کے کیسے مکاشفات تہے جو انکے ساتہہ ہی خاک مین ملگئے آپ جیسے انکے خلیفہ نے بہی انکا قدر نہ کیا - والسلام علی من اتبع الہدی

المؤلف مرزا غلام احمد قادیانی
۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء

تمام مسلمانوں اور تمام سچائی کے بھوکوں اور پیاسوں کیلئے ایک بڑی خوشخبری

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنکی خارق عادت زندگی اور خلاف نصوص قرآنیہ مع جسم آسمان پر چلے جانا اور باوجود وفات یافتہ نہ ہونیکے پھر وفات یافتہ نبیوں کی روحوں میں جو ایک تنگ سی بہشت میں داخل ہو چکے داخل ہو جانا یہ تمام ایسی باتیں نہیں کہ درحقیقت سچے مذہب کے لئے ایک داغ تہا اور نیز مدت دراز سے مغربی مخلوق پرستوں کا موحدین اہل اسلام کے ذمہ ایک قرضہ چلا آتا تہا اور نادان مسلمانوں نے بہی اس قرضہ کا اقرار کرکے اپنے ذمہ ایک بڑی سودی رقم عیسائیوں کی بڑہادی تہی جسکی وجہ سے کئی لاکہہ مسلمان اس ملک ہند میں ارتداد کا جامہ پہنکر عیسائیوں کے ہاتہہ میں گرو پڑ گئے تہے اور کوئی صورت ادائے قرضہ نظر نہ آتی تہی۔ جب عیسائی کہا کرتے تہے کہ ربنا یسوع مسیح آسمان پر زندہ مع جسم چڑھ گیا بڑی طاقت دکہلائی خدا جو تہا مگر تمہارا نبی تو ہجرت کرنیکے بعد مدینہ تک بہی پرواز کرکے نہ جا سکا غار ثور میں ہی تین دن تک چہپا رہا آخر بڑی مشکل سے مدینہ تک پہنچا اور پہر بہی عمر نے وفانہ کی دس برس کے بعد فوت ہوگیا اور اب وہ قبر میں اور زیر زمین ہے مگر یسوع مسیح زندہ آسمان پر ہے اور ہمیشہ زندہ رہیگا اور وہی دوبارہ آسمان سے اُتر کر دنیا کا انصاف کریگا ہر ایک جو اُسکو خدا نہیں جانتا وہ پکڑا جاویگا اور آگ میں ڈالا جائیگا **اسکا جواب** مسلمانوں کو کچہہ بہی نہیں آتا تہا نہایت شرمندہ اور ذلیل ہوتے تہے اب **یسوع مسیح** کی خوب خدائی **ظاہر** ہوئی آسمان پر چڑھنے کا سارا **بھانڈا پھوٹ** گیا

اوّل تو ہزار نسخہ سے زیادہ ایسی طبی کتابیں جنکو پرانے زمانہ میں رومیوں یونانیوں مجوسیوں عیسائیوں اور سب سے بعد مسلمانوں نے بہی ان کا ترجمہ کیا تہا پیدا ہو گئیں جن میں ایک نسخہ مرہم عیسےٰ کا لکہا ہے اور ان کتابوں میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ مرہم حضرت عیسیٰ کیلئے یعنی انکے صلیبی زخموں کے لئے بنائی گئی تہی۔ ازاں بعد کشمیر میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر بہی پیدا ہو گئی۔ پہر اسکے بعد عربی اور فارسی میں پورانی کتابیں پیدا ہو گئیں جو بعض ان میں سے ہزار برس کی تصنیف ہیں

اور حضرت عیسیٰ کی وفات کی گواہی دیتی اور قبر انکی کشمیر مین بتلاتی ہین اور پہر سب کے بعد جو آج
ہمین خبر ملی یہ تو ایک ایسی خبر ہے کہ گویا آج اس نے مسلمانون کے لئے **عید کا دن** چڑہا
دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حال مین بمقام یروشلم پطرس حواری کا دستخطی ایک کاغذ پرانی
عبرانی مین لکہا ہوا دستیاب ہوا ہے جسکو کتاب کشتی نوح کے ساتہہ شامل کیا گیا ہے اس سے
ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے تخمیناً پچاس برس بعد اسی زمین پر **فوت** ہو گئے
اور وہ کاغذ ایک عیسائی کمپنی نے **اڑہائی لاکہہ روپیہ دے کر خرید لیا ہے** کیونکہ
یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ وہ پطرس کی تحریر ہے اور ظاہر ہے کہ اس قدر ثبوتون کے جمع ہونے کے
بعد جو زبردست شہادتین ہین پہر اس بیہودہ اعتقاد پر جو عیسیٰ زندہ ہے باز نہ آنا ایک دیوانگی ہے امور محسوسہ
مشہودہ سے انکار نہین ہو سکتا سو **مسلمانون تمہین مبارک ہو آج تمہارے لئے عید**
کا دن ہے ان پہلے جہوٹے عقاید کو دفع کرو اور اب قرآن کے مطابق اپنا عقیدہ بناؤ۔ مکرر یہ کہ یہ آخری
شہادت حضرت عیسیٰ کی سب سے بزرگتر حواری کی شہادت ہے یہ وہ حواری ہے کہ اپنی تحریر مین جو برآمد ہوئی ہے
خود اس شہادت کیلئے یہ الفاظ استعمال کرتا ہے کہ مین ابن مریم کا خادم ہون اور اب مین نوے (۹۰) سال کی عمر مین یہ خط
لکہتا ہون جبکہ مریم کے بیٹے کو مرے ہوئے تین سال گذر چکے ہین لیکن تاریخ سے یہ امر ثابت شدہ ہے اور
بڑے بڑے مسیحی علما اس امر کو تسلیم کرتے ہین کہ پطرس اور حضرت عیسیٰ کی پیدایش قریب قریب وقت مین تہی
اور واقعہ صلیب کے وقت حضرت عیسیٰ کی عمر قریباً ۳۳ سال اور حضرت پطرس کی عمر اسوقت تیس چالیس سال
کے درمیان تہی (دیکہو کتاب سمتہس ڈکشنری جلد ۲ صفحہ ۲۴۴۶ و ہوٹی ٹیولس نیو ٹیسٹمنٹ ہسٹری و دیگر کتب تاریخ)
اور اس خط کے متعلق اکابر علماء مذہب عیسوی نے بہت تحقیقات کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ صحیح ہے اور اسکے لئے بڑی
خوشی کا اظہار کیا ہے اور جیسا کہ ہم لکہہ چکے ہین ایسی عزت سے یہ تحریر دیکہی گئی ہے کہ ایک رقم کثیر اسکے عوض مین
وارثان اس مقدس راہب کو دی گئی ہے جسکے کتب خانہ سے بعد وفات یہ کاغذ برآمد ہوا اور ہمارے نزدیک اس کاغذ کی صحت
پر ایک اور قوی دلیل ہے کہ ایسے شخص کے کتب خانہ سے یہ کاغذ نکلا ہے جو رومن کیتہلک عقیدہ رکہتا تہا اور نہ صرف
حضرت عیسیٰ کی خدائی کا قایل تہا بلکہ حضرت مریم کی خدائی کا بہی قایل تہا یہ کاغذات اوس نے محض ایک
پرانے تبرکات مین رکہی ہوئی تہے اور چونکہ وہ پرانی عبرانی تہی اور طرز تحریر بہی پورانی تہی اسلئے وہ اسکے مضمون
سے محض نا آشنا تہا یہ **ایک نشان** ہے۔ ماسوا اس نئی شہادت کے جو حضرت پطرس کے خط مین ہی نکلی ہے

متقدمین مین سے ہی عیسائیون کے بعض فرقے خود اس بات کے قایل ہین کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر سے ایک میت کی سی سخت بیہوشی مین اتارے گئے تہے اور ایک غار کے اندر تین دن کے علاج معالجہ سے تندرست ہو کر کسی اور طرف چلے گئے جہان مدت تک زندہ رہے ان عقائد کا ذکر انگریزی کتابون مین مفصل درج ہے جنمین سے کتاب نیو لایف آف جیزس مصنفہ سٹراس اور کتاب ماڈرن ڈوٹ اینڈ کرسچن بلیف اور کتاب سوپر نیچرل ریلیجن کی بعض عبارتین ہمنے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ مین درج کی ہین

المؤلف میرزا غلام احمد قادیانی - ۶ ر اکتوبر ۱۹۰۲ء